

واحد راستہ

نمبر ۳۵۴۴

شائع شدہ: جمعرات، ۲۸ دسمبر، ۱۹۱۶

بیان کردہ: سی۔ ایچ۔ سپرجن

میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل، نیوننگٹن میں

خداوند کے دن، شام، ۳۱ مارچ، ۱۸۷۲

”یسوع نے اُس سے کہا، میں راستہ، سچائی اور زندگی ہوں، کوئی شخص باپ کے پاس نہیں آتا مگر میرے وسیلہ سے۔“
(یوحنا ۱۴:۶)

یسوع باپ کے بارے میں، اپنے باپ کے پاس جانے کے بارے میں، اور باپ کے گھر اور وہاں پہنچنے کے بارے میں فرما رہے تھے۔ تب تو ما نے اُن سے یہ سوال کیا: ”ہم نہیں جانتے کہ تُو کہاں جاتا ہے، پس ہم راستہ کیسے جانیں؟“ ہمیں اِس آیت کو اُسی سوال کے جواب کے طور پر سمجھنا چاہیے۔ وہ تو ما کو بتاتے ہیں کہ وہ کہاں جا رہے ہیں، یعنی باپ کے پاس، اور اُس تک پہنچنے کا راستہ بھی، یعنی خود اپنے وسیلہ سے۔

اب یہ آیت پڑھی گئی ہے، اور بہت فائدے کے ساتھ پڑھی بھی گئی ہے، مگر ہمیشہ درست طور پر نہیں پڑھی گئی۔ مثال کے طور پر، فرض کریں کہ اگر میں آج کی شب اپنے وعظ کو تین حصوں میں تقسیم کروں، اور پہلے یہ دکھاؤں کہ مسیح راستہ ہیں، دوسرا یہ کہ وہ سچائی ہیں، اور تیسرا یہ کہ وہ زندگی ہیں، تو میں نہیں سمجھتا کہ اِس طریقے سے میں اِس متن کا اصل مفہوم بیان کر سکوں گا۔ کیونکہ آپ غور کریں گے کہ وہ تین مختلف باتوں کا ذکر نہیں کر رہے—وہ یہ نہیں فرما رہے کہ، ”میں راستہ ہوں، اور سچائی ہوں، اور زندگی ہوں،“ بلکہ وہ ایک ہی بات بیان کر رہے ہیں، یعنی یہ کہ وہ راستہ ہیں، اور پھر ”سچائی“ اور ”زندگی“ کے الفاظ اِس کی وضاحت کے لیے شامل کیے گئے ہیں۔

لوتھر نے اِس کے پہلے معنی کو لے کر ایک ”اور“ کا اضافہ کیا، کیونکہ مطلب واضح کرنے کے لیے ایسا کرنا ضروری تھا، اور کہا کہ مسیح راستہ ہیں، یعنی اُن کے وسیلہ سے لوگ مسیحی ہونا شروع کرتے ہیں، پھر وہ سچائی ہیں، یعنی اُن کے وسیلہ سے ایمان میں مزید تعلیم حاصل کرتے ہیں، اور آخر میں وہ زندگی ہیں، یعنی اُن کے وسیلہ سے لوگ اُندھ آنے والی حیات میں ابدی برکت میں داخل ہوتے ہیں۔

یہ بات درست تو ہے، مگر یہی وہ تعلیم نہیں جو یہاں دی جا رہی ہے—کم از کم، ہم ایسا نہیں سمجھتے، خاص طور پر اگر ہم زبان کی حقیقی ساخت کے مطابق چلیں۔ آگسٹین نے اِس آیت کو اِس طرح پڑھا: ”میں راستہ ہوں، سچا راستہ، اور جیتا جاگتا راستہ۔“ مگر یہ بھی مکمل طور پر درست نہیں۔ اِس میں سچائی ضرور ہے، اور یہ لوتھر کی تشریح سے زیادہ قریب ہے، ”میں سچا راستہ ہوں، اور جیتا جاگتا راستہ ہوں،“ لیکن اگر ہم گہرائی میں جائیں تو اصل مطلب کو مکمل طور پر بیان کرنے کے لیے اِس میں کچھ زبردستی کرنی پڑے گی۔ یہ درست ہے، مگر وہ سچائی نہیں جو یہاں سکھائی جا رہی ہے، اور ہمیں صرف سچائی پر ہی نہیں بلکہ اِس آیت میں موجود حقیقی سچائی پر زور دینا ہے۔

ہمیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے خداوند کا مطلب یہ تھا: ”میں باپ تک پہنچنے کا راستہ ہوں۔“ یہی اصل تعلیم ہے—”کوئی شخص باپ کے پاس نہیں آتا، مگر میرے وسیلہ سے، اور میں اِس طور پر راستہ ہوں کہ کوئی شخص باپ کے بارے میں سچائی کو نہیں جان سکتا، جب تک کہ وہ مجھے سچائی کے طور پر نہ جانے، اور دوسرا، کوئی شخص اُس زندگی کو حاصل نہیں کر سکتا جس کے ذریعہ وہ باپ تک پہنچے، جب تک کہ وہ مجھے زندگی کے طور پر نہ قبول کرے۔ میں باپ تک پہنچنے کا راستہ ہوں، دوہری حیثیت سے—سچائی ہونے کے ناتے، جو انسان کو باپ کی تعلیم دیتی ہے، اور زندگی ہونے کے ناتے، جو انسان کو ”باپ کے ساتھ عملی رفاقت میں لاتی ہے۔“

اِس آیت کے اِسی مفہوم پر یقین رکھتے ہوئے، ہم اِسے مزید واضح کرنے کی کوشش کریں گے۔

پس، پہلے یہ کہ مسیح باپ تک پہنچنے کا راستہ ہیں کیونکہ وہ سچائی ہیں۔

دوسرا، وہ باپ تک پہنچنے کا راستہ ہیں کیونکہ وہ زندگی ہیں۔

تیسرا، اِس آیت کے آخری عمومی بیان کے مطابق، وہ ہر پہلو سے باپ تک پہنچنے کا واحد راستہ ہیں—”کوئی شخص باپ کے پاس نہیں آتا، مگر میرے وسیلہ سے۔“

مسیح راستہ ہیں باپ تک، کیونکہ وہ سچائی ہیں۔

وہ اس طرح سے راستہ ہیں—کوئی بھی باپ کو نہیں جان سکتا جب تک کہ وہ پہلے یسوع مسیح کو نہ جانے۔ باپ خدا کو فطرت میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اسی نے ہر پھول کو رنگ دیا ہے، اور وہی ہے جو ہر گھاس کے تنکے پر شبنم کے موتی سجاتا ہے۔ مگر ہماری نظر اتنی کمزور ہے، اور بالآخر اُس کے پاکیزہ جوہر کے زیادہ تر حصے کو خدا محض مادی دنیا میں ظاہر نہیں کر سکتا تھا، کہ انسان خدا کو وہاں دیکھ نہیں پاتا۔ ہمیں اکثر کہا جاتا ہے کہ ہم فطرت سے فطرت کے خدا تک پہنچ سکتے ہیں—یہ ایسا ہی ہے جیسے ہم الپس کے سب سے بلند چوٹی سے ستاروں تک پہنچنے کی کوشش کریں! یہ فاصلہ انسانی فطرت کے لیے بہت زیادہ ہے۔ انسانوں نے کبھی یہ قدم نہیں اٹھایا۔

پرانے زمانے کے وہ لوگ، جنہوں نے فطرت کی کھوج لگائی—یعنی بُت پرستوں کے فلسفی اور معلم—انہوں نے خدا کو دریافت نہ کیا۔ ”دنیا نے حکمت کے وسیلہ سے خدا کو نہ پہچانا۔“ اوہ! کیسا ایک بھٹکتا ہوا جال تھا اُن دیوتاؤں کا، جنہیں انہوں نے تراشا! کیسے عجیب و غریب خداؤں کو انہوں نے اپنا معبود بنایا! کیسی انوکھی صفات انہوں نے خدا کے ساتھ منسوب کیں! ہمارے اپنے بچوں کے اذبان بھی، جب وہ اپنے اسکولوں میں قدیم اسباق پڑھتے ہیں، اُن بُت پرست دیوتاؤں کی کرتوتوں کو پڑھ کر ناپاک ہوتے ہیں۔ اور آج بھی، اگر کوئی شخص خدا کا وہی بُرا تصور نہیں رکھتا جیسا کہ قدیم بُت پرستوں نے رکھا تھا، تو اس کی ایک وجہ مسیحیت کا وہ غیر شعوری اثر ہے جو انسان کے ذہنوں پر پڑ چکا ہے۔

لوگ انگلستان میں رہ کر ویسا تصور خدا کا نہیں بنا سکتے جیسا کہ وہ یونان میں بناتے اگر وہاں انجیل کی منادی نہ ہوئی ہوتی۔ لیکن جو بھی تصور خدا کا مکاشفہ سے نہیں لیا گیا، اور جو یسوع مسیح، درمیانی کے وسیلہ سے انسانوں تک نہیں پہنچا، وہ لازمی طور پر غلط ہوگا، وہ ایک طرف جھکا ہوا ہوگا—ایسا تصور جس میں ایک ہی صفت کو اس حد تک بڑھا دیا گیا ہو کہ وہ دوسری صفات کو مٹا دے۔ یہ حقیقت میں خدا نہیں، بلکہ اُس کا ایک بگڑا ہوا تصور ہے، ایک غلط تخیل ہے—یہ انسان کے بنائے ہوئے دیوتاؤں سے بڑھ کر کچھ نہیں، جیسے کہ وہ سنہری بچھڑا جو آگ میں سے نکل آیا جب ہارون نے اُس میں سونا ڈال دیا تھا۔ وہ لوگ خدا کو نہیں جانتے تھے۔

آپ صرف ہمارے اُن بڑے مفکرین کی کتابیں لے کر دیکھ لیں جو خود کو مسیحی کہلانے سے انکار کرتے ہیں، اور آپ دیکھیں گے کہ مسیحیت نے اُن کی سوچ کو کس طرح ڈھال دیا ہے، مگر وہ سچائی جو آپ وہاں پائیں گے، وہ صرف اُسی حد تک ہوگی جتنی حد تک مسیحیت نے اُن پر اثر ڈالا ہو، اور وہ بھی اُن کے اپنے شعور کے بغیر۔ لیکن جہاں آپ اُن کی اصل سوچ اور استدلال دیکھیں گے، آپ پائیں گے کہ وہ باپ تک نہیں پہنچ سکے، کیونکہ انہوں نے اُس عظیم سچائی کو نظر انداز کر دیا جو مسیح میں ہے، جو اُن بڑی سچائیوں تک پہنچنے کا راستہ ہے جو باپ خدا میں ہیں۔

اب جبکہ یہ حقیقت باپ کی ذات پر لاگو ہوتی ہے، تو میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ ہر اُس چیز پر بھی لاگو ہوتی ہے جو باپ کے متعلق ہے۔ اب کلام مقدس میں ایک تعلیم ایسی ہے جو خاص طور پر باپ کے لیے مخصوص ہے—یہ چُنّاؤ (انتخاب) کی تعلیم ہے۔ باپ نے ہمیں اپنی قوم ہونے کے لیے چُنّا۔ ہر جگہ کلام میں، یہ کام مبارک تثلیث کی پہلی ہستی کے ساتھ منسوب کیا گیا ہے—کہ اُس نے ایک قوم کو اپنے لیے چُنّا تاکہ وہ اُس کی حمد کا اعلان کرے۔

اب بہت سے لوگ ہیں جو اس تعلیم تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ میں نے بہت سے نجات نہ پانے والے لوگوں کو جانا ہے جو اسے سمجھنا چاہتے ہیں۔ مجھے اکثر ایسے افراد کے خطوط موصول ہوتے ہیں جو اس بارے میں فکر مند ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ اس تعلیم کو سمجھ لیں تو اُن کے دل کو اطمینان حاصل ہو جائے۔

مگر، اے عزیز دوستو، اگر یہاں کوئی ایسا شخص موجود ہے، تو میں اُس سے مخاطب ہوں۔ تم انتخاب (چُنّاؤ) تک نہیں پہنچ سکتے، تم براہ راست راستے سے باپ تک نہیں جا سکتے جہاں تم ہو۔ اُس سائن بورڈ کو پڑھو: ”کوئی شخص باپ کے پاس نہیں آتا مگر میرے وسیلہ سے۔“ پس، اگر تم انتخاب کو سمجھنا چاہتے ہو، تو فدیہ (کفارہ) سے شروع کرو۔ تم اُس ابدی چُنّاؤ کو کبھی نہیں سمجھ سکتے جب تک کہ تم صلیب سے ابتدا نہ کرو۔

یہاں سے شروع کرو: ”خدا مسیح میں تھا اور اُس نے دنیا کو اپنے ساتھ ملایا اور اُن کے گناہوں کو اُن کے ذمے نہ لگایا۔“ رومیوں ۹ سے ابتدا نہ کرو، بلکہ یوحنا ۳ سے ابتدا کرو: ”جیسے موسیٰ نے بیابان میں سانپ کو بلند کیا، ویسے ہی ابن آدم کا بلند کیا جانا ضرور ہے تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔“ اگر تم پہلے باپ تک پہنچنے کی کوشش کرو گے تو تم برسوں تک خود کو فکر مند کرو گے، اپنے ذہن کو پریشان کرو گے، اور اپنے دل کو اذیت دو گے۔

تمہارا کام یہ ہے کہ خدا کے قانون اور اصول کو لو، اور پہلے صلیب پر بیٹھے کے پاس جاؤ، پھر تخت پر بیٹھے باپ کے پاس۔ یہ کیسی عجیب بات ہوگی اگر ہمارے بچے اصرار کریں کہ وہ پہلے یونیورسٹی جائیں اور پھر اسکول میں پڑھیں! وہ اس طرح کچھ

نہیں سیکھ سکیں گے، کیونکہ یونیورسٹی کے علوم اُن کے لیے بہت سخت ہوں گے جب تک کہ وہ ابتدا میں بنیادی تعلیم حاصل نہ کریں۔

یہ کتنی عجیب بات ہوگی اگر ہر شخص جو اپنی بائبل کھولے، ہمیشہ اُسے الٹی طرف سے پڑھنا شروع کرے، اور پہلے مکاشفہ پڑھے، اور اگر ہر کوئی خداوند کی دعا کو "آمین" سے شروع کرے اور "اے ہمارے باپ" تک پیچھے کی طرف جائے! مگر کچھ ذہن اسی پر مُصر رہتے ہیں۔ انہیں حاکمیت اور چُناؤ کے بھید میں کچھ خاص کشش محسوس ہوتی ہے، اور وہ وہیں سے ابتدا کرنا چاہتے ہیں۔

اے ننھے بچوں، تم کیوں پہلے سخت خوراک کھانا چاہتے ہو؟ تمہارے لیے دودھ موجود ہے۔ اُسی پر قناعت کرو۔ وہ تمہیں طاقت دے گا۔ جب تمہارے حواس مشق کے سبب سے تیز ہو جائیں گے، تب تمہیں وہ سخت خوراک بھی ملے گی، مگر پہلے مسیح کے نرمی سے فرمائے ہوئے الفاظ پر دھیان دو: "کوئی شخص باپ کے پاس نہیں آتا مگر میرے وسیلہ سے"۔ یاد رکھو، انتخاب (چُناؤ) تک پہنچنے کا کوئی اور راستہ نہیں، سوائے فدیہ (کفارہ) کے۔

اور اب اسی سچائی کی ایک اور تمثیل۔ حتیٰ کہ خدا کے باپ ہونے کو بھی صرف مسیح میں جانا جا سکتا ہے۔ یہی اِس آیت میں خاص طور پر مراد ہے۔ یہ ایک حقیقت کے طور پر تب تک معلوم نہیں ہوتی جب تک ہم پہلے مسیح کے بارے میں سچائی کو نہ جان لیں، اور جب ہم یسوع کے بارے میں سچائی جان لیتے ہیں، جو پہلوٹھا اور بڑا بھائی ہے، تب ہم پوری روحانی خاندان کی حقیقت کو سمجھنے لگتے ہیں۔

کتنی الجھن پیدا کی گئی ہے اِس دنیا میں خدا کے باپ ہونے کے بارے میں! کچھ لوگوں کے مطابق، ہم سب یکساں اُس کے فرزند ہیں، اور اگر اُس کی انسانوں سے معاملہ کرنے کی روش کو ایک باپ کے روئے کے طور پر دیکھا جائے تو وہ کیسا عجیب باپ ہوگا!

واقعی، ہم اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے کیوں کہا، "ہم جہنم کی ہولناکی کو کیسے سمجھائیں؟" کیا کوئی باپ اپنے بچوں کو وہاں ڈالے گا؟ برگز نہیں! اور اگر خدا تمام بنی نوع انسان کے لیے یکساں اور ایک ہی طرح سے باپ ہوتا، تو پھر یہ بالکل ناقابلِ فہم ہوتا کہ کچھ لوگ ہمیشہ کے لیے اُس کے حضور سے ہلاک کر دیے جائیں۔ لیکن یہ پدِ ریت محض ایک وہم ہے، ایک سراسر من گھڑت کہانی، جو محض جدید زمانے کی ایجاد ہے۔

ایک اور خدا کے باپ ہونے کا ذکر ہے، جس میں خدا نئے سرے سے پیدا ہونے والوں کا باپ ہے، اُن کا جو روحانی طور پر دوبارہ پیدا کیے گئے ہیں۔ وہ خدا جو ہمارے خداوند اور نجات دہندہ یسوع مسیح کا باپ ہے، اور پھر اُن سب کا جو یسوع مسیح میں ہیں۔ اور جب تم مسیح کو بطور بیٹا جاننے لگتے ہو، اور اپنے آپ کو اُس کے ساتھ متحدہ دیکھتے ہو، تب تم خدا کے باپ ہونے کی حقیقت کو اُس کے برگزیدوں کے لیے اُس کی مخصوص برکت، اُس کی گہرائی، اور اُس کی محبت بھری تجلی کے ساتھ سمجھنے لگتے ہو۔ وہ، جو ایک باپ ہے، وہ ہمیں تنبیہ کرتا ہے، محبت رکھتا ہے، خوراک مہیا کرتا ہے، راہنمائی دیتا ہے، تربیت کرتا ہے، اور ہمارے لیے ایک ایسی میراث تیار رکھتا ہے جسے کوئی بھی ہم سے چھین نہیں سکتا۔

میں پھر کہتا ہوں، کہ کوئی شخص خدا کے باپ ہونے کو حقیقت میں نہیں جان سکتا جب تک کہ وہ مسیح میں اپنی شراکت کو نہ سمجھے۔ اپنی بیٹا ہونے کی حیثیت کو، جو یسوع کے ساتھ اُس کے بھائی ہونے کے باعث اُسے حاصل ہے۔ "کوئی شخص باپ کے پاس نہیں آتا مگر بیٹے کے وسیلہ سے"۔

اور اب میں اسی عظیم سچائی کے ایک اور پہلو پر بات کروں گا۔ عمومی خیال یہ ہے کہ خدا کی رحمت کو ہر کوئی سمجھ سکتا ہے۔ کہ کم از کم ہم اُس تک پہنچ سکتے ہیں۔ لیکن اے عزیزو، دنیا میں بے شمار فتنہ و فساد محض خدا کی رحمت کے بارے میں ایک غلط تصور کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ وہ یہ کہ "خدا ہمارے گناہوں کی پرواہ نہیں کرتا، وہ ہمیں زیادہ سختی سے نہیں جانچتا، وہ جانتا ہے کہ ہم بہت سی آزمائشوں میں گرتے ہیں، کہ ہماری خواہشات شدید ہیں، اِس لیے وہ سب کچھ نظر انداز کر دیتا ہے، اور باوجود اِس کے کہ ہم ویسے نہیں جیسے ہمیں ہونا چاہیے، وہ پھر بھی مہربانی سے ہمیں قبول کر لیتا ہے"۔

یہ خدا کی رحمت کا عام تصور ہے، مگر پاک نوشتوں میں اِس کا کوئی ذکر نہیں۔ ایک ذرہ برابر بھی اِس بات کا ثبوت نہیں ملتا کہ ایسی کوئی رحمت خدا کے دل میں موجود ہے۔ "خدا شریروں سے ہر روز ناراض رہتا ہے"۔ وہ گناہ سے نفرت کرتا ہے، حتیٰ کہ کسی ایک گناہ سے بھی۔ وہ شریروں کو برگز بے سزا نہیں چھوڑے گا۔ وہ نہ تو گناہ سے نظریں چرا لیتا ہے، اور نہ ہی اُس کی سزا دینے میں توقف کرے گا۔

کوئی شخص باپ کی رحمت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ مسیح کو نہ پہچانے۔ لیکن جب تم یسوع مسیح کے پاس آتے ہو، اور سمجھتے ہو کہ خدا نے اپنے بیٹے کو اپنی گود سے لے کر ہماری جگہ قربان کر دیا، تاکہ وہ اپنے انصاف کو پامال کیے

بغیر ہم پر رحم کر سکے، جب تم دیکھتے ہو کہ اُس نے مسیح کو ہمارا قائم مقام بنایا، تاکہ وہ ہمیں پوری آزادی کے ساتھ معاف کر سکے۔ تب تم جان لیتے ہو کہ خدا کی رحمت کیسی ہے۔

یہ رہا آپ کا ترجمہ بائبل کے مقدس اور شاعرانہ اسلوب میں:

یہ رحمت گناہ کے لیے نہیں، بلکہ گناہگار کے لیے ہے۔ وہ گناہ کو سزا دیتا ہے، مگر گناہگار پر رحم کرتا ہے۔ یہ ایسی رحمت نہیں جو گناہ کو معمولی سمجھے، کیونکہ جب گناہ اُس پر رکھا گیا تو اُس نے اپنے بیٹے کو موت کے حوالے کر دیا۔ یہ وہ رحمت نہیں جو گناہ سے چشم پوشی کرے، کیونکہ اُس نے اپنے بیٹے کو پکارنے دیا: "اے میرے خدا، اے میرے خدا، تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" یہ ایسی رحمت ہے جو ہر بدی کے خلاف سخت غضب کے ساتھ ہم اہنگ ہے۔

خداوند ایک بھسم کرنے والی آگ ہے اور وہ مجرم کو ہرگز بے گناہ نہ ٹھہرائے گا۔ ہر نافرمانی کو اُس کی سزا ملے گی۔ لیکن پھر بھی، وہ "خداوند رحیم اور کریم ہے، جو بدکاری، گناہ اور نافرمانی کو معاف کرتا ہے۔" اور اِس سچائی کو تم تب ہی سمجھ سکو گے جب مسیح کو اُس سچائی کے طور پر جانو گے جو تمہیں خداوند کی عظیم رحمت تک پہنچاتی ہے۔

یہی بات خداوند کی عدالت کے بارے میں بھی کہی جا سکتی ہے، مگر میں اِس پر زیادہ دیر نہ ٹھہر کر اپنے کلام کو یوں ختم کروں گا کہ ہم خداوند کی قدرت اور حاکمیت کو بھی تب تک حقیقی طور پر نہیں جان سکتے جب تک مسیح کو نہ جانیں۔ ہم جان سکتے ہیں کہ خداوند قادرِ مطلق ہے، کہ وہ اپنی مرضی سے کام کرتا ہے، مگر اِس حقیقت کی حقیقی روشنی ہماری جان پر تبھی چمکتی ہے جب یہ درمیانی کی معرفت جلوہ گر ہو۔

جب میں خدا کی عظمت پر سوچتا ہوں تو خوف زدہ ہو جاتا ہوں، اُس کی بادشاہی کے تصور سے کانپ اٹھتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے، کہ وہ مجھے سزا دے سکتا ہے، مجھے خاک میں ملا سکتا ہے، اور میں اُس کے حضور کانپتا ہوں، مگر میں اُس سے محبت محسوس نہیں کرتا جب تک کہ اُس کی محبت کو اُس کے پیارے بیٹے میں نہ دیکھ لوں۔ اور تب، ایک لمحے میں، میں اُسے مبارک کہتا ہوں، کیونکہ اُس کی قادرِ مطلق طاقت میرے حق میں ہے۔ میں خوشی مناتا ہوں کہ وہ بادشاہ ہے! "صیُّون کے فرزند اپنے بادشاہ میں شادمان ہوں۔" میں شکر کرتا ہوں کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق کرتا ہے، اور میں خوش ہوتا ہوں کہ وہ ایسا کرتا ہے، کیونکہ اُس کی مرضی ہمیشہ اُس کے برگزیدوں کی بھلائی کے لیے ہے۔

تم خداوند کی کسی بھی صفت سے محبت نہیں کر سکتے، اور نہ ہی اُسے صحیح طور پر جان سکتے ہو جب تک مسیح کے ذریعے نہ جانو۔

پس، اے پیارو، یہ تمام باتیں ایک جگہ سمیٹ کر میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر تم خدا کے کسی بھی سچ کو یسوع مسیح کے بغیر جاننے کی کوشش کرو گے تو تم اپنی جان کے لیے نقصان اٹھاؤ گے۔ لوتھر نے درست کہا، "میں ایک مطلق خدا کے ساتھ کچھ لینا دینا نہیں رکھتا۔ میں اُسے صرف خدا کے طور پر نہیں سمجھنا چاہتا، کیونکہ میں سورج کی طرف براہِ راست نہیں دیکھ سکتا؛ مجھے اُس پر ایک پردہ ڈالنا ہوگا، اور وہ پردہ بس خداوند یسوع مسیح ہے، تاکہ میں اُس بے انتہا جلال کو دیکھ سکوں جو میرے "دیکھنے کے قابل نہیں۔"

اگر ہماری منادی مسیح سے خالی ہو، تو وہ بیکار ہے۔ ہم باپ کے بارے میں جتنا چاہیں کہہ سکتے ہیں، کتابِ مقدس کے جتنے بھی حصے بیان کر سکتے ہیں، مگر اگر اُس میں مسیح نہ ہو تو اُس سے کوئی بھلا نہ ہوگا۔

کسی نے کہا، "یہ کیا بات ہے کہ میتھوڈسٹ اور دوسرے فرقے لوگوں کو اپنی تعلیمات سننے کے لیے اکٹھا کر لیتے ہیں، اور اُن میں تبدیلیاں بھی آتی ہیں، مگر یونٹیرینز کی تبلیغ میں نہ ہجوم ہوتے ہیں اور نہ ہی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں؟" اور کسی نے جواب دیا، "یونٹیرین تعلیم میں خون نہیں ہے، اور خون ہی تو زندگی ہے"

اگر کفارے کی قربانی کو نکال دیا جائے، تو جیسے ہڈیوں میں سے گودا اور جسم میں سے ہڈیاں نکال دی جائیں۔ ایسا مذہب بے جان، کمزور اور بے اثر ہو جائے گا۔ بلکہ، اگر تم مسیح ثالث، ضامن، کفارہ، اور ہمارے بدلے دکھ سہنے والے مسیح کو نکال دو، تو تم نے خوشخبری کا اصل جوہر نکال دیا ہے

جیسا کہ ہماری منادی کو مسیح سے معمور ہونا چاہیے، اسی طرح تمہاری کتابِ مقدس کی تحقیق کو بھی۔ ہر چیز کو مسیح کے نور میں پڑھو۔ میں کالونی تعلیم کو مانتا ہوں، مگر مسیح کے بغیر نہیں، ورنہ وہ تقدیر پرستی بن جائے گی۔ میں عمل پر زور دینے والے واعظ کو پسند کرتا ہوں، مگر اگر اُس میں مسیح نہ ہو تو وہ انسان کو قید میں ڈال دے گا۔ صرف ایک ہی چیز ہے جو تعلیم کو زندہ رکھتی ہے، اور وہ ہے مسیح

مسیح ابتدا میں، مسیح انتہا میں، مسیح درمیان میں، اور مسیح ہر راہ میں۔

بہت سے لوگوں کا علم دین ایک عمدہ خوشبو دار تیل کی مانند ہے، مگر اُس میں کوئی مکروہ مکھی گر جاتی ہے جو اُسے بدبو دار بنا دیتی ہے۔ اور اُس مکھی کو اُس تیل سے نکالنے کا واحد طریقہ مسیح کی خوشبو ہے، کیونکہ وہی ہماری تعلیم کو پاک اور خوشبودار رکھتا ہے۔

ہم نہ تو خود مسیح کو جان سکتے ہیں، اور نہ ہی اُس کے بارے میں کوئی حقیقت کسی نجات بخش اور عملی طریقے سے جان سکتے ہیں، سوائے اُس ایک راہ کے جو ہمیں مسیح میں دی گئی ہے۔ مسیح میں جو سچائی ہے، وہی ہمیں خدا کے بارے میں سچائی تک لے جاتی ہے۔

—اور اب ہم دوسرے نکتہ کی طرف بڑھتے ہیں

II.

مسیح ہی زندگی ہے، اور وہی باپ تک پہنچنے کا راستہ ہے۔

ہم اسی کے وسیلہ سے زندگی پاتے ہیں—پھر ہم خدا کے حضور آتے ہیں۔ لیکن جب تک ہم مسیح کو نہ پا لیں، ہم مردہ ہیں، اور خدا مردوں کا خدا نہیں بلکہ زندوں کا خداوند ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جب تک ہم مسیح کو نہ پا لیں، ہم مردہ ہیں، اور مردوں کی جگہ زمین میں ہے، نہ کہ آسمان میں۔ مردوں کو میری نظروں سے دور دفن کر دو، کیونکہ فساد خدا کی بادشاہی کا وارث نہیں ہو سکتا۔

اب دیکھو، ہم خدا کے حضور کبھی نہیں آ سکتے جب تک کہ ہمیں مسیح میں اتنی زندگی نہ مل جائے کہ ہم اُسے اپنی مغفرت کی امید کے طور پر تھام سکیں۔ میں کبھی خدا کے پاس آنے کی جرأت نہ کرتا، جب تک کہ پہلے میں یہ نہ دیکھ لیتا کہ اُس نے ایک زور آور پر دستِ مدد رکھا ہے، بلکہ خود یسوع مسیح پر۔ جب میں نے یہ جان لیا کہ خدا کا اکلوتا بیٹا گنہگار کی خاطر انسان بنا، اور گنہگار کی جگہ دکھ اٹھایا، تب میں نے سوچا، ”میرے لیے امید ہے۔“ اور میری اگلی سوچ یہ تھی، ”میں اُٹھ کر اپنے باپ کے پاس جاؤں گا، اور اپنے گناہ کا اقرار کروں گا، یہ امید رکھتے ہوئے کہ وہ مجھ پر رحم کرے گا۔“

کیا یہاں کوئی ایسا ہے جو خدا سے صلح کرنا چاہتا ہو؟ اے جان! خدا سے صلح کی واحد امید صلیب پر ہے، صرف یسوع کے وسیلہ سے، اور محض اُسی کے وسیلہ سے، تُو خدا کا دوست بننے کی کوئی سچی امید رکھ سکتا ہے۔ اوہ! اُسے دیکھ، اُس کے زخمی ہاتھوں کی طرف جا، تاکہ زندگی پائے، اور پھر تُو خدا کی طرف چلنا شروع کرے گا۔

لیکن جب وہ امید یقین میں اور ایمان میں بدل گئی—تب ہم مسیح کے وسیلہ سے خدا کے حضور آئے۔ تم میں سے بہت سے لوگ وہ وقت یاد رکھتے ہوں گے جب تم صرف مغفرت کی امید ہی نہیں رکھتے تھے، بلکہ جانتے تھے کہ تمہیں معافی مل چکی ہے۔ شاید تمہیں وہ دن یاد ہو جب تمہارے گناہوں کا سارا بوجھ تمہارے کندھوں سے اتر گیا تھا، اور تم نے اپنے آپ کو ہلکا محسوس کیا، حالانکہ پہلے تمہارا دل سیسے کی مانند بھاری تھا۔ تمہیں وہ وقت یاد ہوگا۔

کیا اُس لمحہ تم نے خدا کی طرف نہیں دیکھا اور اُسے دل کی گہرائیوں سے مبارک نہیں کہا؟ کیا تم نے یہ محسوس نہیں کیا کہ تم اُسے چاہتے ہو کیونکہ اُس نے تمہارے گناہ مٹا دیے؟ کیا تم نے اُس دن یہ محسوس نہیں کیا کہ تم اُس سے بات کر سکتے ہو، اُس کی ستائش کر سکتے ہو، اُس کی بڑائی کر سکتے ہو، اُس کے لیے جیتے اور اُس کے لیے مرتے؟ میں جانتا ہوں کہ میں نے ایسا ہی محسوس کیا تھا۔ میں جان گیا تھا کہ میں خدا کے پاس آ چکا ہوں، کیونکہ مسیح میں مجھے کامل یقین تھا کہ میرے گناہ معاف ہو گئے ہیں۔ وہ زندگی جو مغفرت کا یقین عطا کرتی ہے، وہی زندگی ہے جو ہمیں خدا کے پاس لاتی ہے۔

اے عزیزو، جب سے ہم مکمل مغفرت کے ساتھ خدا کے پاس آئے ہیں، تب سے ہم بار بار دعا میں اُس کے حضور آتے رہے ہیں۔ لیکن میں تم سے پوچھتا ہوں، کیا تم کبھی دعا میں خدا باپ تک پہنچے ہو بغیر بیٹے کے وسیلہ کے؟ کیا تم نے کبھی مسیح کو بھلا کر دعا کرنے کی کوشش کی ہے؟ اگر کی ہو، تو وہ بالکل بے سود رہی ہوگی۔ یاد رکھو وہ پرانے ایمانداروں کی دعا گاہ، جہاں ایک بھائی دعا میں رُک گیا اور آگے نہ بڑھ سکا، اور کسی نے پکار کر کہا، ”خون کا واسطہ دے بھائی، خون کا واسطہ دے،“ ہاں، اور تب وہ شخص پھر دعا کرنے لگا۔ میں جانتا ہوں کہ تم سب نے بھی ایسا پایا ہوگا—کہ تم دعا نہیں کر سکتے جب تک کہ تم خون کا واسطہ نہ دو۔

میں نے کئی بار خدا کے حضور دعا میں بڑی برکت مانگی ہے، اور میں نے محسوس کیا کہ جب تک میں کسی ایسے وعدہ کو نہ تھام لوں جیسے، ”یہ کر، کیونکہ تُو نے وعدہ کیا ہے۔ یہ کر، تاکہ تُو اپنے بیٹے کو جلال بخشے، یہ کر اُس کی خاطر، کیونکہ

وہ اس کا حقدار ہے، تو نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے دُکھوں کا پورا اجر پائے گا، یہ کر اُس کے سبب سے۔“ تب میں نے محسوس کیا کہ میں نے پایا ہے، کیونکہ میں نے باپ کو پایا، کیونکہ میں نے بیٹے کا واسطہ دیا تھا۔ بیٹے کی زندگی نے میرے دل میں اُس کی قیمتی خوبیوں کی شفاعت کرنے میں مدد دی، اور وہی زندگی جو دعا میں ظاہر ہوئی، مجھے باپ کے پاس لے آئی۔ تم نے بھی یہ محسوس کیا ہوگا، ایماندارو— میں جانتا ہوں کہ تم نے یہ محسوس کیا ہوگا۔

یہی حال خدا کی ستائش میں اُس کے حضور آنے کا بھی ہے۔ زبور گانا تو آسان ہے، اور کسی حمد کے گیت کو لے کر تنہائی میں گنگنانا خوشگوار ہوتا ہے، لیکن سچے دلی عبادت اور حقیقی ستائش کے لیے، تم اُسے کبھی ادا نہیں کر سکتے جب تک کہ پہلے صلیب کے قدموں میں نہ آ جاؤ۔ خدا کے لیے وہی نغمہ شیریں ہے جسے مسیح بجاتا ہے۔ اگر بربط پر خون نہ ہو، تو ایسا نغمہ نہ ہوگا جو خدا کو مقبول ہو۔ جب خداوند زبان کو چھوتا ہے، تب ہی وہ اُسے ٹھیک طور پر ستائش کرتی ہے— اگر وہ اُسے یسوع کے خون کے ایک قطرے سے مس کرے، ورنہ نہیں۔

اوہ! خداوند کے نجات یافتہ یہ کہیں،“ زبور نویس کہتا ہے، ”خداوند کے نجات یافتہ یہ کہیں، جن کو اُس نے دشمن کے ہاتھ سے چھڑایا۔“ گویا وہ محسوس کرتا ہے کہ خدا کی حمد و ستائش کا سب سے زیادہ حق دار وہی ہیں جنہوں نے مسیح یسوع کے وسیلہ سے نجات کا ذائقہ چکھا ہے۔ ہر حمد گانے والے کا خدا کے حضور سچی شکر گزاری کے ساتھ آنے کا راستہ یہی ہے کہ وہ صلیب کے راستہ سے آئے۔ اسی راہ سے وہ اپنے شکر گزاری کے نذرانہ کے ساتھ مقبول ہو سکتا ہے۔

لیکن، اے عزیزو، میری امید ہے کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ خدا کے پاس آنا ہماری ساری زندگی کا تجربہ ہونا چاہیے۔ ایسا نہیں کہ ہم کبھی کبھار ہی باپ کے حضور آئیں، بلکہ جیسے حنوک خدا کے ساتھ چلتا تھا، ویسے ہی ہمیں بھی اُس کے ساتھ چلنا چاہیے۔ ہمیں ہمیشہ حق تعالیٰ کے ساتھ رفاقت میں رہنا چاہیے۔ لیکن سنو، یہ تبھی ممکن ہے جب ہم ہمیشہ مسیح کے مکمل کیے ہوئے کام پر تکیہ کریں۔ اگر تم اپنے مقام قبولیت کو "محبوب میں" کہو دو، تو تم خدا کے ساتھ اپنی رفاقت کو بھی کہو دو گے۔ صلیب کے قدموں سے ہٹ جاؤ، تو تم اُس سیڑھی کے قدم سے ہٹ گئے ہو، جس کی چوٹی آسمان تک پہنچتی ہے۔ اور وہ سیڑھی خود مسیح کی کفارہ بخش قربانی ہے۔ اگر تم اس سے ہٹ جاؤ، تو تم نے وہ واحد پل گرا دیا ہے جو تمہیں خدا تک لے جا سکتا ہے۔ خدا کے ساتھ رفاقت صرف مسیح پر ایمان کے وسیلہ سے آتی ہے۔ شریعت کے عہد میں جو ملاقات کی جگہ تھی، وہی انجیل کے عہد میں ملاقات کی جگہ ہے۔

اب، شریعت کے مطابق واحد ملاقات کی جگہ رحمت کی کرسی تھی، وہ کفارہ گاہ جو شریعت کو ڈھانپتی تھی، وہ سنہری تختی جو پتھر کی شریعت پر تھی۔ وہاں خدا اپنی قوم سے ملا کرتا تھا۔ اور یسوع مسیح نے خدا کی شریعت کو مکمل طور پر ڈھانپ دیا ہے۔ ہمارے گناہ نظر نہیں آتے، بلکہ اُس کی راستبازی اور اُس کی کفارہ بخش قربانی نظر آتی ہے، اور خدا ہم سے وہیں ملتا ہے، مگر اور کہیں نہیں۔ پس ہم صرف بیٹے کے شفاعتی کام پر بھروسہ کر کے ہی باپ کے ساتھ رفاقت میں آ سکتے ہیں۔ اور یقیناً جب ہماری آنکھوں کے سامنے وہ پردہ جو ہمیں نظر نہ آنے والی دنیا سے جدا کرتا ہے چاک ہونے لگے گا، تب ہمیں مسیح کے وسیلہ سے ہی باپ کے پاس جانا ہوگا۔

ہم تمنا کریں گے کہ اُن بہت سے مکانوں میں داخل ہوں اور اپنے آسمانی باپ کا استقبال سنیں، مگر وہاں پہنچنے کے لیے ہمیں یسوع کے نام کے ساتھ مرنا ہوگا۔ ہمیں جی اٹھنا بھی ہوگا، ہماری روح کو یسوع کے ساتھ اوپر اٹھنا ہوگا، اُسی کو پر پرواز دینا ہوگی، اور جب ہمارا بدن جی اٹھے گا، تو مسیح کی صورت میں اور مسیح کی زندگی میں جی اٹھنا ہوگا، ورنہ ہم باپ کے پاس جلالی دروازہ سے نہیں جا سکتے جیسے کہ فضل کے دروازہ سے۔ کیونکہ مسیح ہی زندگی ہے، اسی لیے ہم جا سکتے ہیں۔ ہمارے پاس اور کوئی راستہ نہیں، اور نہ ہم خود کوئی ایسا راستہ ڈھونڈ سکتے ہیں جس سے ہم اپنی زندگی میں نجات کے خدا کے ساتھ رفاقت رکھ سکیں، سوائے اس کے کہ ہم یسوع مسیح کے وسیلہ سے زندگی پائیں۔

اوہ! مردو اور عورتو، میری امید ہے کہ تم اپنے خالق کے ساتھ ایک ہونے کی خواہش رکھتے ہو۔ میری امید ہے کہ تم اُس کے دوست بننا چاہتے ہو جو تمہیں انگلیوں کے درمیان پتنگے کی مانند پیس سکتا ہے۔ میری دعا ہے کہ تمہارے دل میں اُس کو دوست بنانے کی خواہش ہو، جس کو دشمن بنانے کی کوئی مخلوق تاب نہیں لا سکتی۔ پس، اگر تم خدا کے پاس آنا چاہتے ہو، تو دروازہ وہی ہے— وہ دروازہ جس پر نشان ہے، خون کا نشان، تمہیں اسی سے گزرنا ہوگا— یسوع کے زخموں کے وسیلہ۔ تم خدا کے دل تک صرف اسی راہ سے پہنچ سکتے ہو۔ اُس نے ہر اور دروازہ بند کر دیا ہے، اگر کبھی کوئی اور دروازہ کھلا بھی تھا، تو اب یہ واحد دروازہ کھلا ہے، اور وہ دن رات کھلا ہے۔ تمہیں خدا باپ کے پاس یسوع مسیح بیٹے کے وسیلہ سے آنا ہوگا، جو دُکھ اٹھایا، مرا، جی اٹھا، اور ہمیشہ کے لیے اپنے باپ کے دہنے بیٹھا ہے۔

اب ہم اپنی تقریر کو آخری نکتہ پر ختم کریں گے، جس پر اختصار سے غور کریں گے۔ متن کا آخری جملہ ایک وسیع دائرہ میں لپٹا ہوا ہے۔ یہ نہیں کہتا کہ مسیح راستہ ہے کیونکہ وہ حق ہے، یا صرف اس لیے کہ وہ زندگی ہے، بلکہ بغیر کسی استثناء کے کہتا ہے:

"کوئی شخص باپ کے پاس نہیں آتا، مگر میرے وسیلہ سے"

—جس کا پہلا مطلب میں یوں سمجھتا ہوں کہ

III.

مسیح وہی واحد راہ ہے جسے خدا نے مقرر کیا ہے، جس کے وسیلہ سے ہم باپ کے پاس آ سکتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ کابن کے ذریعہ ہی مجھے باپ کے پاس پہنچنا ہوگا۔ یہ جھوٹ ہے، اور اس کے خلاف کسی اور جواب کی ضرورت نہیں۔ ہمیں ایسے سوالات میں بحث میں پڑنے کی حاجت نہیں۔ میں اتنی جلدی کسی گائے پر بھی یقین کر لوں گا اگر وہ بول کر مجھ سے کہے کہ میں خدا تک اس کے ذریعہ پہنچ سکتا ہوں، جتنا کہ میں کسی ایسے گنہگار پر یقین کر لوں جو خود میری مانند ہے۔ نہیں، خدا اس صورت میں ہمارے پاس نہیں آتا۔ اُس کے طریقے اس سے بہتر اور اعلیٰ ہیں۔ کلام مقدس فرماتا ہے: "ایک ہی خدا ہے، اور خدا اور انسان کے بیچ ایک ہی درمیانی ہے، یعنی مسیح یسوع، جو انسان ہے۔" اسی راہ پر ہم ایمان رکھتے ہیں، لیکن کابنوں کے بنائے ہوئے راستہ پر ہم ایمان نہیں رکھتے، اور خدا ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

یہی واحد اور قطعی راہ ہے جو خدا نے مقرر کی ہے، کیونکہ اُس نے کبھی کوئی اور راستہ مقرر نہیں کیا، یعنی نہ تو کوئی رسومات کا راستہ مقرر کیا، نہ کوئی جذباتی کیفیت کا راستہ، اور نہ نیک اعمال کا راستہ۔ وہ کون سا منظر ہے جو نیک اعمال کے وسیلہ سے آسمان کے راستے کی تصویر پیش کرتا ہے؟ وہ ایک دہکتا ہوا کوہ سینا ہے، جو آتش فشاں کی مانند دھوئیں سے بھرا ہوا ہے اور شدت سے بل رہا ہے۔ اور وہ لوگ کہاں ہیں جو نیک اعمال کے وسیلہ سے آسمان تک پہنچنے کی خواہش رکھتے ہیں؟ وہ نیچے وادی میں کھڑے ہیں، ایک عظیم حلقہ پہاڑ کے گرد باندھ دیا گیا ہے۔ وہ کیوں اوپر نہیں آتے؟

پہلی بات تو یہ کہ وہ آنا چاہتے ہی نہیں، کیونکہ وہ پہاڑ سراپا آگ میں لپٹا ہوا ہے، اور حتیٰ کہ موسیٰ نے بھی کہا: "میں نہایت خوف زدہ اور کانپ رہا ہوں۔" اور دوسری بات یہ کہ وہ آ ہی نہیں سکتے، کیونکہ پہاڑ کے گرد حد بندی مقرر کر دی گئی ہے: "اور اگر کوئی جانور بھی پہاڑ کو چھوئے تو وہ سنگسار کیا جائے، یا برچھے سے مارا جائے۔" تم نیک اعمال کے ذریعہ خدا کے قریب نہیں آ سکتے، کیونکہ کوہ سینا خود اعمال کی شریعت کی علامت ہے۔ موسیٰ نے جو آگ دیکھی، اُسے دیکھو، اور ڈرو، کانپ جاؤ، اور ناامید ہو جاؤ، کیونکہ تم اُس راستہ سے خدا کے حضور نہیں پہنچ سکتے۔

کلوری ہی وہ پہاڑ ہے! اے بلند پہاڑ، تم کیوں اچھلتے ہو؟ یہی وہ پہاڑ ہے جسے خدا نے چُنا، صلیب کی کلوری، اُس قربانی کی گتسمنی! وہاں تم خدا کے پاس جا سکتے ہو، کیونکہ وہی وہ مقام ہے جو خدا نے مقرر کیا ہے جہاں تم اُس سے مل سکتے ہو۔ اوہ! کسی اور راستہ کو ڈھونڈنے کی کوشش نہ کرو، اتنے مغرور نہ بنو کہ کہو: "یہ میرا راستہ ہے۔" بلکہ خدا کا راستہ لو، اور عاجزی سے آج ہی مصلوب یسوع کے پاس آؤ، تو تم خدا سے ملاقات کرو گے اور آج ہی اُس کی رحمت اور معافی پاؤ گے۔ یہی وہ واحد مقرر کردہ راہ ہے۔

علاوہ ازیں، یہ واحد حقیقی راہ بھی ہے۔ تم نے کبھی ایسا آدمی نہیں دیکھا ہوگا جو مسیح کے بغیر خدا تک پہنچا ہو۔ میں نے اُن لوگوں کو جانا ہے جو کہتے ہیں کہ وہ "فطرت کے خالص خدا" کی عبادت کرتے ہیں۔ میں ایک ایسے شخص کو جانتا تھا جو کبھی کسی عبادت کی جگہ نہ جاتا تھا، اور جب میں نے اُس سے بات کی، تو اُس نے کہا: "میں اپنے باغ میں خدا کی عبادت کرتا ہوں۔" میں نے کہا، "ہاں، غالباً وہ لکڑی کا بنا ہوا خدا ہوگا۔ شاید میں نے کل صبح تمہیں اسے گراتے ہوئے سنا تھا۔" اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہی فطرت کی عبادت کی حقیقت ہے۔

یہ اُس سے آگے نہیں بڑھتی، اور اگر تم اُن لوگوں کو ڈھونڈو جو کہتے ہیں کہ وہ بغیر مسیح کے خدا تک پہنچ سکتے ہیں، تو تم پاؤ گے کہ اُن کا خدا اُن کا پیٹ ہے، اور وہ لذتوں کی عبادت کرتے ہیں، اور جب وہ مسیح کے بغیر خدا کے پاس جانے کی بات کرتے ہیں، تو وہ اپنے ہی حلق سے جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں۔ وہ خدا کے پاس نہیں جاتے، اور نہ ہی کبھی کوئی گیا ہے، اور نہ ہی کوئی جانے گا۔ بلکہ اُن میں سے اکثر جانا ہی نہیں چاہتے۔

جو شخص مسیح کو رد کرتا ہے، وہ خدا کو بھی رد کرتا ہے۔ یا جو کہتا ہے: "میں خدا کے پاس آنا چاہتا ہوں، مگر مسیح کے وسیلہ سے نہیں آؤں گا،" وہ خود سے تضاد رکھتا ہے۔ اُس کی روح کی گہرائی میں، حقیقتاً، وہ سچے خدا سے نفرت رکھتا ہے، ورنہ وہ خدا کے مسیح سے بھی نفرت نہ رکھتا۔ لیکن یسوع مسیح ہی وہ راہ ہے، وہی واحد راہ! لیکن مبارک ہو خدا کا نام، وہ ایک کھلی راہ ہے

جو کوئی آج رات خدا باپ کے پاس آنا چاہے، وہ مسیح کے وسیلہ سے آ سکتا ہے۔

خدا کی طرف جانے کا راستہ کھلا ہوا ہے۔ نہ کوئی زنجیر ہے، نہ کوئی رکاوٹ جو گنہگار کو روک سکے۔ خدا کی رحمت ہر اُس جان کے لیے ایسی ہی آزاد ہے جیسے کہ ہم جو ہوا میں سانس لیتے ہیں، بشرطیکہ وہ مسیح کو قبول کرے اور یسوع مسیح میں آرام پائے۔ یہی ایک شرط ہے—مسیح کے وسیلہ سے خدا کے پاس آؤ، اور تمہیں اجازت دی جائے گی۔

ابھی آؤ! اپنے گناہوں سمیت آؤ، اپنی تمام ناپاکی، اپنی تمام گندگی اور کوڑھ کے ساتھ آؤ۔ آؤ، اگرچہ تم پر قہر کا فیصلہ منڈلا رہا ہو، اور انصاف کے سیاہ بادل تمہیں ابدی غضب کی بجلی سے مارنے کو ہوں۔ تم ابھی آ سکتے ہو، جیسے کہ تم آج رات ہو، اگر تم صرف مسیح کے وسیلہ سے آؤ۔

ہمیں اپنی جانوں اور خدا کے درمیان ایک درمیانی کی ضرورت ہے، لیکن ہمیں اپنی جانوں اور مسیح کے درمیان کسی درمیانی کی حاجت نہیں۔ ہمیں خدا کے حضور آنے کے لیے تیاری کرنی ہے، لیکن مسیح کے پاس آنے کے لیے کسی تیاری کی ضرورت نہیں۔ تم خدا کے پاس نہیں جا سکتے جب تک کہ تم مسیح کے خون میں دھوئے نہ جاؤ اور مسیح کی راستبازی میں ملبس نہ ہو، مگر تم مسیح کے پاس جیسے ہو، ویسے آ سکتے ہو—بغیر کسی تاخیر کے، بغیر اپنے دامن سے ایک بھی ناپاک داغ کو مٹانے کی کوشش کیے، جیسے ہو، بغیر کسی نیکی کے، بغیر کسی ایسی خوبی کے جو خوردبین سے بھی دیکھی جا سکے، بلکہ اس قدر گناہ کے ساتھ کہ گویا ابدیت بھی اُسے سمو نہ سکے

تم مسیح کے پاس آ سکتے ہو، خواہ تم شیطان کے مانند بدکار ہی کیوں نہ ہو، بلکہ کسی پہلو سے شیطان کی مانند بھی ہو، پھر بھی تم مسیح میں خدا کے پاس آ سکتے ہو، لیکن مسیح کے بغیر خدا کے پاس نہیں جا سکتے۔ تمہیں پہلے مسیح کے پاس آنا ہے، صلیب کے قدموں میں ٹھہرنا ہے، اور کفارہ دینے والی قربانی پر نظر کرنی ہے۔ دیکھو! تمہارے لیے، ہاں تمہارے لیے بھی، خدا کے دل تک پہنچنے کا ایک راستہ موجود ہے۔

اور یہ راستہ یہاں موجود سب کے لیے موزوں اور مناسب ہے۔ تم جانتے ہو کہ اگر ایک سیڑھی ہو، تو وہ تب ہی فائدہ مند ہوگی جب وہ بلند ترین چوٹی تک پہنچے۔ اگر میں کسی مکان کی چھت پر جانا چاہوں، اور سیڑھی صرف آدھے راستے تک پہنچے، تو وہ بے سود ہوگی۔ اگر مجھے خدا تک پہنچنا ہے، تو مجھے ایسا راستہ درکار ہے جو خدا تک پہنچے۔ اور دیکھو! مسیح خود خدا ہے! اگر ہم اُس تک پہنچ جائیں، تو وہ ہمیں اپنے وسیلہ سے سیدھا خدا کے پاس لے جائے گا۔

لیکن ایک ایسی سیڑھی جو چوٹی تک پہنچتی ہو، اگر وہ نیچے زمین تک نہ آئے تو وہ میرے لیے بے فائدہ ہوگی۔ اگر وہ مکان کی چھت تک پہنچے، مگر صرف آدھے راستے تک نیچے آئے، تو میں اُس پر چڑھ ہی نہیں سکتا۔ مگر دیکھو! مسیح انسان بھی ہے، جیسے میں ہوں۔ خدا کا بیٹا، یسوع مسیح، کنواری سے پیدا ہوا، اور اُس نے انسانی کمزوریوں کا سامنا کیا، جیسے تم کرتے ہو، اور وہ بھی اُسی طرح مرا، جیسے تم مرو گے۔ وہ دُکھ میں گیا، جیسے تم جیتے ہو۔

اوہ! دیکھو، یہ سیڑھی اُس کی انسانیت میں اپنے قدم جمائے ہوئے ہے، اور اُس کی اُلوہیت میں آسمان کو چھوتی ہے۔ اسے چڑھو! وہ تمہارے لیے ایک موزوں اور مناسب نجات دہندہ ہے۔

جب یسوع مسیح زمین پر تھا، تو وہ کس قسم کا انسان تھا؟ وہ نہایت پاک تھا، مگر کیا وہ بہت محتاط اور دُور دُور رہنے والا تھا؟ کیا وہ سرد اور بے تعلق تھا؟ کیا اُس نے کسی گنہگار کو دیکھ کر اپنا منہ پھیر لیا؟ کیا وہ راستے کے اُس پار چلا جاتا تھا، تاکہ کسی محصول لینے والے یا کسی کے لمس سے ناپاک نہ ہو جائے؟ فریسیوں نے ایسا کیا، مگر ہمارے مالک نے نہیں کیا! کیونکہ "یہ شخص گنہگاروں کو قبول کرتا ہے اور اُن کے ساتھ کھاتا ہے"—وہ اُن کے ساتھ ایک ہی میز پر بیٹھا، اور اُسے محصول لینے والوں اور گنہگاروں کا دوست کہا گیا۔

اوہ گنہگار! کیسا مسیح ہے یہ مسیح! کیسا موزوں نجات دہندہ ہے تیرے لیے! آج یہ خیال نہ کر کہ وہ گنہگاروں کا منصف ہے، نہیں، آج وہ گنہگاروں کا دوست ہے۔ اُسے یوں نہ دیکھ جیسے وہ گنہگاروں کا مؤاخذہ کرنے والا ہو، یا اُن پر اعتراض کرنے والا اور اُن کی مذمت کرنے والا ہو۔ نہیں! بلکہ وہ گنہگاروں کی جانوں سے محبت رکھنے والا ہے۔

اوہ گنہگار! کاش اُس کی روح تجھے آج رات اُن نشستوں میں اُٹھا کر اُس کے حضور لے آئے۔ یہ خاموش فریاد تیرے دل سے بلند ہو:

یسوع، ابن آدم اور ابن خدا، مجھے اپنے باپ کے پاس لے چل، مجھے اپنے باپ کی معرفت عطا کر، کیونکہ تو ہی باپ کا" مکاشفہ ہے۔ مجھے خدا کے حضور زندگی دے، کیونکہ تو ہی زندگی ہے۔ تو ہی راستہ ہے—اپنی ذات میں، اپنے وجود میں! میں تجھ پر بھروسا رکھتا ہوں، میرے لیے، میرے لیے، ہاں میرے لیے راہ بن جا، اگرچہ میں بالکل نالائق ہوں۔ اے عزیز، اے پیارے نجات دہندہ، اپنی رحمت کو جلال بخش کر میرے گناہوں کو معاف کر—میرے بڑے گناہ کو، اور اپنی لامحدود شفقت کے وسیلہ سے "میری ناپاک ہستی کو قبول کر، اور مجھے خدا سے ملا دے۔"

اوہ! ایسی دعا سنی جائے گی! کیا تُو نے یہ دعا کی ہے؟ تو جان لے کہ یہ سنی گئی ہے۔ اگر تُو محسوس نہیں کرتا کہ یہ سنی گئی ہے، تو پھر دعا کر، بار بار دعا کر، لیکن سب سے بڑھ کر مسیح کی صلیب پر نظر کر، اُس کے مقدس زخموں سے ٹپکتے ہوئے ارغوانی قطرے شمار کر۔ یاد رکھ، وہ خدا تھا جو اُس صلیب پر موا۔ بیٹھ اور دیکھ، اور دیکھ، اور پھر دیکھ! میں کہتا ہوں، دیکھ اور بار بار دیکھ! اور اگر نظر کرنے سے تیری جان میں سلامتی نہ آئے، تو پھر بھی دیکھتا رہ، کیونکہ وہیں تجھے سلامتی ملے گی، وہیں تجھے ایمان ملے گا، وہیں تجھے زندگی نصیب ہوگی۔ تُو ایمان لے کر مسیح کے پاس نہیں جاتا، بلکہ ایمان مسیح ہی سے پاتا ہے۔ دیکھتا رہ، دیکھتا رہ

میں نے ایک بھائی کو یہ کہتے سنا کہ جس چیز کو وہ دیکھتا ہے، اُسی پر نظر جمائے رکھتا ہے، اور یہ بہت سی باتوں میں حکمت کی علامت ہے، مگر سب سے بڑھ کر مسیح کے معاملہ میں! اگر تُو اُسے دیکھتا ہے، تو نظر ہٹانے نہ دے! یہ صرف یہ "انہیں کہ "مسیح کو دیکھ"، بلکہ "اُس کی طرف نظر کر، اُس کی طرف نظر کر، اور اے زمین کی سب انتہاؤ، نجات پاؤ

!خدا تجھے یہ فضل بخشے کہ تُو اُس پر زندگی کی نظر ڈالے، یسوع مسیح کے نام میں۔ آمین